اللہ رے مشتِ خاکی‘ یہ وسعت امکاں لے ڈوبے
انساں خدا خانے کیا ہو‘ اگر واقفِ انساں ہو جائے
اگر گھٹے تو بس ایک مشتِ خاک ہے انساں
بڑھے تو وسعتِ کونین میں سما نہ سکے

مقامِ اِنسانیت

شیخ الاسلام سلطان المشائخ علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی

تلخیص وتحشیہ

ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد
www.islamic786.org
(مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد-اے پی)

﴿ بہ نگاہ کرم مظہرِ غزالی، یادگارِ رازی، ? سوادِ اعظم، تاجدارِ اہلسنت، امام المتکلمین
حضور شیخ الاسلام سلطان المشائخ رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : مقامِ اِنسانیت
] : تاجدارِ اہلسنت حضور شیخ الاسلام علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی حفظہ اللہ
(منعقدہ مکہ مسجد (تاریخی جامع مسجد) حیدرآباد ۴/مئی ۱۹۷۹)
تلخیص وتحشیہ : ملک التحریر علامہ مولانا محمد یحییٰ انصاری اشرفی
o ونظرِ ثانی : نخ ملت مولانا سید خواZمعز الد +اشرفی
ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دÁ)
اشاعت اُول : فبروری ۲۰۱۱
7: 20 روپے

مَلکُ التحریر علامہ محمد یحییٰ انصاری اشرفی کی تصنیف

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ بے شک منافق لوگ سب سے n i میں •جہنم کے

قَصَصُ الْمُنَافِقِیْن (من اٰیاتِ القرآن)

کاÑت کے تمام فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ اور تمام آفات میں سب سے بڑی و بُری آفت نفاق ہے نفاق سب سے مہلک، خطرناک، موذی اور متعدی مرض ہے جو کسی ì وقت لاحق ہوسکتا ہے۔ نفاق انسان کے ذہن وفکر پر اثر انداز ہوتا ہے اور اُس کی زندگی کا دَھارا ہی بدل دê ہے۔ جو افراد اس مرض کا شکار • بڑے خطرناک فتنہ اÓ فتنہ گر، فتنہ پرور اور فتنہ پرواز ہوتے •۔ ایسے افراد لوگوں کی زندگی متزلزل اور خاندان کی بنیاد ,h کر رکھ د ï • جماعتوں میں گھس کر گروہ بندیاں پیدا کرتے •، ملی اتحاد کے بدتر +دشمن ہوتے •۔ نفاق کا حال طاعون کا سا ہے اور منافق وہ چوہا ہے جو اس وباء کے جراثیم لئے پھرتا ہے۔ اس کتاب میں آیات قرآنی کی روشنی میں منا o کے ^ علامات نفاق، منافقانہ اعمال واdل، منا k اور نخ، مصالحت اور صلح کلیت کی پالیسی، خارجیت اور منا k، فتنہ نفاق کا تاریخی جائزہ...... دورِ حاضر کے منا o کا Ç چہرہ بے نقاب کر دیا گیا ہے۔

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد

فہرست مضامین

عنوانات	TM	عنوانات	TM
انسانی کامیابی کے اُصول	۵	انسان کی Ñ	۲۱
اطاعتِ رسول ﷺ میں بڑی کامیابی	۸	ابلیس کا تکبر	۲۳
اِسلام اور انسان کے فطری تقاضوں کی Š	۱۰	حضور ﷺ کو تو • کی نیّت	۲۴
اسلام اور زندگی کے تمام مسائل کا حل	۱۰	سے بشر کہنا طریقہ کفار ہے	
دینِ اسلام اور فطری تقا 2	۱۱	فرشتوں کا معروضہ	۲۴
اسلام اور عبادت	۱۲	ابلیس عابد تھا' عارف 7 تھا	۲۵
انسانی جذبات کا حل	۱۶	مقامِ انسانیت کو ابلیس نہ سمجھ سکا	۲۸
پوپ اور توبہ	۱۷	انسان کیا ہے ؟	۲۸
اسلام اور توبہ	۱۷	انسان کا صحیح مقام	۳۰
قانون کسی کی رعایت 7 کرتا	۱۸	مقصدِ ð انسان	۳۳
مادّہ پرست فلسفی کا قانون	۱۹	عالمِ اکبر …… عالمِ اصغر	۳۴
مقامِ اِنسانیت	۲۰	احسن الخلق اور اکمل الخلق	۳۷

جماعتِ اہلحدیث کا فریب : اہلحدیث اور شیعہ مذہب

جماعتِ اہلحدیث کا نیادِ + : قربانی اور اہلحدیث

اہلحدیث اور قادیانی مذہب : فتنہ اہلحدیث

شانِ صوفیاء میں اہلحدیث کی Ø خیاں

نام . داہلحدیث بیباک' بے لگام' بے ٹوک اور بے امام ہوتے • اُن کی زبان کی زَد سے ائمہ تو دَرکنار 1 سے حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ĺ محفوظ 7 •' بے تکلف کہہ د ï • کہ اُن سے مسئلہ سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ ائمہ ومحدثین پر ĺ انھیں اعتماد 7 ہوتا' اسی لئے اُن کی روایات واَسناد کو ضعیف قرار دے کر رَد کرد ï •…… مذہب اہلحدیث کے خصوصی • ئد ومسائل سے واقفیت کے لئے مندرZ بالا کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم تر +ضرورت ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
صَلِّ عَلیٰ شَفِیۡعِنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّد
مَنَّ عَلَیۡنَا رَبُّنَا اِذۡ بَعَثَ مُحَمَّدًا
اللہ نے ہم پر احسان فرمایا کہ حضور ﷺ کو مبعوث فرمایا
اَیَّدَہٗ بِاَیۡدِہٖ اَیَّدَنَا بِاَحۡمَدًا
اپنی تائید سے آپ کی مدد فرمائی حضور احمد**W** سے ہماری مدد فرمائی
اَرۡسَلَہٗ مُبَشِّرًا اَرۡسَلَہٗ مُمَجَّدًا
اللہ نے آپ کو خوشخبری دینے والا اور باکرامت — کر بھیجا
صَلُّوۡا عَلَیۡہِ دَآئِمًا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ سَرۡمَدًا
اے مسلمانو تم آپ پر ہمیشہ ہمیشہ درود پڑھتے رہو
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ

آیئے کام کچھ کر , آج ملائکہ کے ساتھ
نام ہو اولیاء کے ساتھ، حشر ہو انبیاء کے ساتھ
شغل وہ ہو کہ شغل میں کر دے ہمیں خدا کے ساتھ
پڑھیئے درود جھوم کر سیّد خوش نوا کے ساتھ
صَلِّ عَلیٰ نَبِیِّنَا صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ
اے مرے مولیٰ کے پیارے نور کی آنکھوں کے تارے
اب کسے سیّد پکارے تم ہمارے ہم تمہارے
یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک

(حضور محدث اعظم y علامہ سید محمد اشرفی جیلانی قدس سرہٗ)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علیٰ من كان نبياً وآدم بين المآء والطين وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعين . أما بعدُ فقد قال الله تعالیٰ ﴿لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ﴾ (التین/۴) ہم نے انسان کو 1خو Zرت سانچے میں ڈھالا ہے (صوری اور معنوی ا ±ر سے یہ اَحسن الخلق اور اَکمل الخلق ہے)

یہ سحر جو کبھی پردہ ہے جو کبھی ہے امروز 7 معلوم کہ ہوئی ہے 1ں سے پیدا
وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود ہوئی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا
کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہے آفاق
کوئی اندازہ کرسکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتیں • تقدیر ,
یہ پیام دے گئی ہے مجھے بادِ صبح گاہی کہ عارفوں کا مقام ہے بادشاہی
نہ پوچھ ان yقہ پوشوں سے بصیرت ہو تو دیکھ اُن کو یہ
یدِ i لئے بیٹھے • اپنے آستینوں میں
اگر خاموش رہوں تو تو ہی سب کچھ ہے جو کچھ 1 تو تیرا حُسن ہوگیا محدود

بارگاہِ رسالت میں دُرود شریف پیش فرمائیں **اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه**

انسانی کامیابی کے اُصول :

دُنیا کا ہر دَستور، دُنیا کا ہر نظر ‹ خیال اس بات کا مدّعی ہے کہ انسان کی کامیابی اُسی کے ¯ئے ہوئے اُصولوں میں ہے۔ انسان مصائب والآم سے چھٹکارا پا 7 سکتا، نامُراد -ں سے دُور ہو 7 سکتا جب تک اُس کے ¯ئے ہوئے اصولوں کو نہ اپنائے۔

اِس سلسلے میں اسلام کا دعویٰ یہ ہے :

﴿وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا﴾ (الاحزاب/۷۱) اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔

﴿☆☆☆ غلام کے لئے اطاعت وفرمانبرداری ذریعہ فلاح وفوز ہے انسان‘ اللہ کا بندہ اور رسول کا غلام ہے لہذا ا 4 کی بندگی اور اطاعت شعاری کامیابی وکامرانی کا یقینی ذریعہ ہے جس کا قرآن کر * بار بار حکم دê ہے۔ فوز عظیم اور فلاح دار + کا تاج صرف اُس کے سر رکھا جاتا ہے جو)تسلیم ورضا بن کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول معظم کے ہر ارشاد کے سامنے x شوق اور بہ ہزار مسرت اپنا سر نیاز جھکا دê ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں Ì اپنی بندگی کی اور اپنے پیارے Ô محمد عربی ﷺ کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مادّی وظاہری وسائل کے فقدان کے باوجود زندگی کے ہر مرحلہ میں کامیاب وکامران رہے۔ تعداد کی ¶ کے باوجود وہ دشمن پر غالب آتے رہے۔ معاشی بدحالی کے باوجود وہ خوشحال رہے۔ ہمہ وقت دشمن کی سازشوں کے باوجود وہ مطمئن اور پرسکون شب وروز بسر کرتے رہے۔ قیصر و Ÿیٰ کے جرار اور ۰ در H اُن سے گھبراتے تھے۔ یہود دولت مند قوم ہونے کے باوجود اُن کے سامنے ذلیل وخوار تھے۔ اقوام عالم میں اُن کا چرچا تھا۔ اُن کی عزت تھی۔ وہ بارُعب اور باوقار قوم تھے صرف اس لئے کہ وہ اپنے آقا ﷺ کے وَفادار اور اُن کے . وفرمانبردار تھے۔

﴿وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهِ وَرَسُوْلَهٗ وَيَخْشَ اللّٰهَ وَيَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ﴾

(النور/۵۲) ’اور جو شخص اطاعت کرتا ہے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا ر L ہے اللہ سے اور بچتا ر L ہے اُس (کی نافرمانی) سے تو یہی لوگ کامیاب •۔‘

فوز وکامرانی سے وہی مشرف ہوگا جس کا طریقہ کار وہ ہوگا جو اس آیت میں Q ن کیا جا رہا ہے ایک روز حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں کھڑے تھے تو رُوم کے دہقانوں میں سے ایک دہقان حاضر ہوا اور آ کر پڑھا **اشھد ان لَّا اِلٰـہ اِلَّا اللّٰہ واشھد انّ محمّدا رسـول اللّٰہ** حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا بات ہے؟ اس نے عرض کی میں مشرف باسلام ہوگیا ہوں۔ آپ نے 1 تم نے اپنا آبائی مذہب چھوڑ کر د + اسلام کو کیوں قبول کیا ہے؟ اس نے 1 میں نے تورات انجیل‘ زبور اور دیگر کتب انبیاء کا مطالعہ کیا۔ میں نے

ایک مسلمان قیدی کو ایک ایسی آیت پڑھتے ہوئے سُنا جس میں وہ تمام چیز , جمع کردی گئی • جو سا—آسمانی کتابوں میں موجود • ۔ مجھے ¢ ہوگیا کہ یہ کتاب **منزّل من اللّٰه** ہے۔ اس لئے میں مسلمان ہوگیا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا وہ کون سی آیت ہے۔ اُس نے یہی آیت Ì پڑھی اور ساتھ ساتھ اس کا È Òì ن کرتا گیا۔ **قال قوله تعالیٰ (ومن یطع اللّٰه) فی الفرائض (ورسوله) فی السنن (ویخشی اللّٰه) فیما مضٰی من عمره (ویتقه) فیما بقی من عمره (فاؤلئك هم الفائزون) الفائزمن نجا من النار وادخل الجنة ۔** یہ سُن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا **قال النبی صلی اللّٰه علیه وآلِه وسلم اوتیت جو امع الکلم** یعنی جو شخص فرائض میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتا ہے اور سُنّتوں میں اُس کے رسول کی پیروی کرتا ہے اور گزری ہوئی زندگی میں جو ™ ں اس سے ہوئیں اُن کی وZ سے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور آنے والی زندگی میں تقویٰ اختیار کرتا ہے۔ یہی لوگ کامیاب • اور کامیاب وہ شخص ہے جسے آتش جہنم سے نجات مل گئی اور جنت میں دا 4 کر دیا گیا۔ (ضیاءالقرآن)

سچے مومن کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانتے • اور اللہ سے ڈرتے • اور پر Ì گاری اختیار کرتے • پھر قرآن وحدیث کو سُنتے ہی کہہ د Ï • کہ ہم نے سُنا اور مانا یہی لوگ کامیاب اور بامراد اور نجات یافتہ • ۔

یہ ایک واضح | ہے کہ غلام کی کامیابی وکامرانی کا واحد ذریعہ مالک کی اطاعت وفرمانبرداری ہی ہے کہ ہر مالک اپنے غلام کو اسی وقت نوازتا ہے جب غلام اس کا . وفرمانبردار ہوتا ہے۔ باپ' بیٹے پر اپنی ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار ر L ہے لیکن اس صورت میں جب کہ بیٹا' باپ کا حکم مانے اور اپنی اطاعت سے اُسے خوش رکھے اور اگر بیٹا باغی ہوجائے تو باوجود محبت کے باپ اُسے عاق کر دê ہے۔ فوج کی کامیابی کا بنیادی سبب صرف افسر اعلیٰ' کمانڈر اور قائد کی اطاعت ہی ہے اور یہ اطاعت شعار سپاہی صرف کامیابی سے ہی سرyو 7 ہوتے بلکہ ا 7 افسر اعلیٰ کی طرف سے انعام واکرام سے Ì نوازا جاتا ہے کہ ا 7 Z n کے 7 دیئے جاتے • اُن کی 9 اہوں میں اضافہ کیا جاتا ہے

اور یہ دیگر بے شمار مراعات کے حقدار قرار پاتے • حتیٰ کہ جانور Ì اپنے مالک کی مہرباEں کا حقدار اسی وقت تک ر L ہے جب تک وہ اپنے مالک کے اشاروں پر چلتا ر L ہے۔

اطاعتِ رسول ﷺ میں جنت اور بڑی کامیابی ہے

﴿تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾ (النساء/۱۳) یہ اللہ تعالیٰ کی حد , • اور جو فرماں برداری کرے گا اللہ اور اُس کے رسول کی۔ دا 4 کرے گا اُسے اللہ اُن باغوں میں، کہ بہتی • اُن کے 1n ,، ہمیشہ ر • گے وہ اُن میں، اور یہ کامیابی بڑی ہے۔

زندگی گزارنے کے ضابطے، قرآنی احکام اور سُنّت رسول اللہ ﷺ کی صورت میں ہر ایک کے سامنے موجود • q حدود اللہ 1 گیا ہے اور جو شخص ان حدود میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا کہ قرآن پر Ìعمل کرے اور حدیث پر Ì، تو اللہ تعالیٰ اُسے ^قیامت ایسے باغوں میں دا 4 فرمائے گا جن کے درختوں کے n کوثر وسلسبیل، دودھ شہد وغیرہ کی 1 , بہتی • ۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ لوگ ان نعمتوں میں ہمیشہ ر • گے کہ نہ مر , گے نہ وہاں سے نکالے جائیں گے۔ نہ اُن پر کسی n کی پابندی ہوگی۔ بڑی کامیابی یہی ہے اسی کے حاصل کرنے کی کوشش کرو۔

یہ اطاعتِ رسول کا انعام ہوگا۔ ذرا غور کر , کہ اتباع سُنّت کا کتنا بڑا انعام ہے جسے وہ ملے اُسے اور کیا چاہیے۔ رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایک شخص ستر سال تک n کا عمل کرتا رہے لیکن موت سے ¬ اپنی وصیت میں ظلم وستم کر جاتا ہے تو اس طرح اس کا خاتمہ بُرے عمل یعنی خلاف سُنّت اعمال پر ہو تو وہ جہنمی بن جاتا ہے۔ اور ایک شخص ستر سات تک بُرائی کا عمل کرتا ر L ہے لیکن اپنی وصیت میں اتباع سُنّت سے کام لیتا ہے تو اس کا خاتمہ بہتر ہوا تو وہ جنت میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ انسانی کامیابی اسی میں ہے کہ قیامت کے روز انسان بارگاہ الٰہی میں سرyو ہو، اور اس کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے یہی C یا ہے اس کی اور اس کے رسول کی اتباع

کی جائے اور یہی کامیابی کی دلیل ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے انعامات کے مستحق صرف وہی لوگ جنھوں نے دل و جان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کار کو اپنا لیا۔

قرآن مجید نے سُنّت مصطفےٰ ﷺ کی بے چوں چرا اطاعت کو بار بار اتنا دہرایا ہے کہ قرآن کو اللہ کی کتاب ¢ کرنے والے کے لئے سُنّت نبوی سے انحراف کے سارے دَروازے بندکرد Ø • ۔ Ç کامیاب زندگی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت میں گزرے اتباع سُنّت کا اجر جنت ہے یعنی جو مسلمان نبی کر *ﷺ کی سُنّتوں پرعمل کرتے • وہ سیدھے جنت میں جائیں گے اس کی تائید رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قِیْلَ وَمَنْ اَبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنّۃ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰـــی۔** (gری) 'حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے • کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ÷ ے تمام اُمتی دا 4 جنت ہوں گے مگر جس نے انکار کیا۔ سرکار سے دریافت کیا گیا کہ انکار کا کیا È ہے۔ فرمایا: جس نے ÷ ی اطاعت کی وہ دا 4 جنت ہوگا اور جس نے ÷ ی مافرمانی کی وہی ÷ امنکر ہے۔'

اس حدیث میں 1 گیا ہے کہ جو شخص اتباع سُنّت کو اختیار کرے گا وہ جنت میں دا 4 ہوگا اور جو شخص سُنّت کے برعکس عمل کرے گا وہ جنت میں دا 4 نہ ہوگا جو شخص مسلمان ہوتے ہوئے Ì نبی کر *ﷺ کا راستہ چھوڑ کر غیروں کا طرز عمل اختیار کرے اُسے جنت میں دا 4 ہونے کا کوئی حق 7 ۔

اے ایمان والو ! تم کسی لمحہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت سے منہ نہ موڑنا کہ تم بڑی عزت والے ہو۔ ہم نے تمہیں تاج شرافت سے نوازا ہے' اشرف الانبیاء ﷺ کی غلامی کا منصب عطا فرما کر تمہیں خیر الا5 (بہتر + اُمت) ¯ یا ہے۔ µ نوع انسان کی قیادت تمہارا منصب ہے' اِنسانیت کی رÙ ای تمہاری ذمہ داری ہے۔ انسانی اقدار کے تم امین' محافظ اور مبلغ ہو' تمہاری قوت ایمان کے سامنے تمام مادّی قوتین اور باطل طاقتیں سرنگوں کردی گئی • ۔ ہر حال میں ہماری حمایت و نصرت تمہیں حاصل ہے۔ ہماری زمین

کےتم ہی وارث ہو۔ ہماری جنت کےتم ہی مکین ہو۔ بس اطاعت کی راہ اختیار کرتے رہو کہ تمام انعامات کے حصول کا وسیلہ اطاعت ہے۔ اطاعت شعاروں ہی پر ہماری رحمتیں برستی •۔ کامیابی وکامرانی ا 4 کامقدرK •۔

☆☆☆

اِسلام اورانسان کےفطری تقاضوں کی Š :

بات Ì صحیح ہے کہ انسان کی کامیابی کے لئے یہ ضروری ہے کہ اُس کے سامنے یہ اصول پیش کئے جائیں کہ اُس کے فطری تقاضوں کو کمالِ اعتدال کے ساتھ پورا کرے۔ اِنسانیت کو وہاں سکون 7 مل سکتا ہے جہاں ان سب جذبات کو پامال کیا جارہا ہو اور نہ وہاں کوئی اِنسانیت آسودہ ہوسکتی ہے جہاں تہذیب وشرافت کا سوال ہی اُٹھ گیا ہو۔ صاف لفظوں میں عرض کروں، نہ کلیسا کی رَG نیت کے اندر اِنسانیت کو سکون ہے۔ یہاں پر کلیسا کے رG ن اور مادّہ پرست دونوں نے انسان کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ کسی نے صرف اِنسانیت کی رُوح کو دیکھا، اور کسی نے انسان کی مادیت کو دیکھا ہے۔ کوئی بولتا ہے کہ انسان فرشتہ ہےتو کوئی کہتا ہے کہ انسان دَرندہ ہے۔ نہ کھانا پینا انسان کا نام ہے۔ نہ صرف رُوح کا نام انسان ہے۔ رُوح اور جسم کے مرکب کا نام انسان ہے۔ انسان حیوانِ ناطق کو کہیں گے۔ جس کے پاس جسمانی تقا 2 Ì •اُس کے پاس جذبات وخواہشات Ì • لہٰذا انسان کے لئے وہی دَستورصحیح وکامیاب دستور ہوسکتا ہے جو اُس کے رُوحانی تقاضوں کی Ì Šکرے اور اُس کے حیوانی جذبات کو Ìمُردہ نہ کرے۔

اسلام ہی زندگی کےتمام مسائل کاحل پیش کرتا ہے :

دُنیا کے æ دستورساز دِماغ •، وہ آج تک انسان کےتمام مسائل کاحل پیش 7 کرسکے۔ اس لئے ہم دیکھتے •کہ ایک دستورصبح کو بنتا ہےتو ضرورت پڑتی ہے کہ شام کو بدلا جائے۔ اور شام کو بنتا ہےتو صبح بدلنے کی کوشش ہوتی ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ صبح کا دستور ¯ے والا، شام سے بےخبر ہے۔ اور شام کو دستور ¯ نے والا صبح سے بے خبر ہے اس لئے اسلام کا دعویٰ 1مناسب ہے جس نے اسلام کا دستور مرتب کیا ہے اس

کے سامنے صبح آ ہے اور وہ شام سے آ باخبر ہے۔ ماضی آ اس کے سامنے ہے، مستقبل آ اُس کے سامنے ہے اور دستور کا بھیجنے والا عالم الغیب والشہادۃ ہے۔ غیب کا آ جا + والا ہے اور شہادت کا آ جا + والا ہے جب اُس نے دستور بھیجا تو اُس نے یہ اہتمام آ کیا کہ جس کو بھیجا اُس کو ماضی کی آ خبر دے دی اور مستقبل کی آ خبر دے دی۔ شہادت کی آ خبر دے دی اور غیب کی آ خبر دے دی تا کہ لوگ اگر یہ سو T کہ لانے والا مستقبل سے بے خبر ہے، ماضی سے بے خبر ہے، اُس کے دستور پر½وسہ کر , یا نہ کر ، اُس کے ضا ,کو اپنائیں یا نہ اپنائیں۔ مگر وہ دستور بتلانے سے ¬ غیب کی خبر , دے رہا ہے۔ مکمل طور پر دستور پیش کرنے سے ¬ بتلا دیا جو دستور Ÿ رہا ہے وہ ہمارے سامنے صبح و شام ہے اور جو دستور لایا ہے وہ آ ہمارے صبح و شام سے باخبر ہے اور جو کچھ لا رہا ہے وہ آ **تبیانا لکل شیء** ہے۔

اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

جو کچھ آ آج کل کا دستور ساز ذہن ہو، وہ اپنے دستور کو آ yی دستور قرار 7 دے سکتا۔ وہ اپنے ضا ,کو انسانیت کا واحد حل قرار 7 دے سکتا۔ 1 سے ناکام ہو جانے والے دستور کا نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ آپ نے رَG نیت کا وہ دعویٰ ملاحظہ 7 کیا تھا کہ انسان فرشتہ ہے۔ یہ زن و شوہر کے تعلقات انسان کے لئے گناہ ہے۔ انسان کو تجرد کی زندگی اختیار کرنا چاہیے۔ انسان آباد -ں کو چھوڑنا چاہیے۔ اُس کو بذاتِ خود فرشتہ ہی بن جانا چاہیے۔ دیکھئے Ä بہتر الفاظ •۔ مگر نفسیات کا ماہر اس کو انسانوں کے لئے مسائل کا حل قرار 7 دے سکتا۔

☆☆☆ دینِ اسلام اور فطری تقا 2 :

جو د +حضور نبی کر *ﷺ لے کر آئے • وہ انسانی فطرت پر E ہے۔ اسلام اپنے اصول و قوانین کا پابند ¯تے ہوئے فطری تقاضوں کی Š کرواتا ہے۔ دینِ اسلام

غاروں میں چُھپ کر اور گوشہ نشینی میں زندگی گذارنے والوں کا د + 7‘ یہ ¤ کشِ حیات سے دامن X کر کُنجِ عافیت میں زندگی بسر کرنے والوں کا دِ + 7۔ کسی Å کے پیشِ نظر باطل سے مفاہمت و مصالحت کرنے والوں کا د + 7۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کے شیروں کا د + ہے جو گرجتے •تو باطل کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے •۔ یہ اُن •بوں اور شاہینوں کا دِ + ہے کہ جب وہ پَر کُشا ہوتے •تو فضاء کی ©×ں سمٹ کر رہ جاتی •۔ یہ اُن · دروں اور جوا !دوں کا دِ + ہے جو زندگی کی کشتی کو حادثات کے طوفانوں میں کھیلنا جانتے •۔

اسلام اور عبادت :

اسلام میں دا 4 ہونے والے (مسلمان) پر فرائض‘ واجبات اور دیگر اسلامی قوانین نافذ ہوتے •‘ شرعی پابندیاں عائد ہوتی •کہ حرام مت کھاؤ‘ حرام لباس مت ؛ شریعت کے خلاف بات مت سُنو‘ جائز کام کرو اور حرام کاموں سے بچو۔ اسلام کہتا ہے کہ جب تم نے دِ + و دُنیا کی بھلائی کے لئے اسلام کو قبول کیا ہے تو ایسا ہرگز نہ ہو کہ کسی n کی Î کوئی محرومی حاصل ہو۔ سر سے پیر تک مسلمان ہو جاؤ کہ کوئی Î کہیں Î کسی حال میں Î تمہیں د Aتو دیکھتے ہی سمجھ جائے کہ یہ مسلمان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اُسے سوچنا پڑے کہ سلام کر , کہ نہ کر ,۔ سر سے پیر تک مسلمان نظر آئے۔ تمہارا پیر Î مسلمان نظر آئے۔ تمہارا قدم مسلمان نظر آئے۔ تمہاری زبان مسلمان نظر آئے۔ تمہارا دِل و دماغ مسلمان نظر آئے۔ جب تم نے کلمہ پڑھ کر زبان کو مسلمان کر لیا ہے تو آنکھ کو Î مسلمان کر لے۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ نظر مسلمان ہو اور حرام چیزوں پر پڑے؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ کان مسلمان ہو اور حرام \ت کو سُنے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ زبان مسلمان ہو اور حرام لقمہ کھائے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ہاتھ مسلمان ہو اور رشوت و سود لے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ پیر مسلمان ہو اور شراب خانہ و جوا خانہ کی طرف جائے؟ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ دل مسلمان ہو اور رسول ﷺ Œوت کرے۔

جب مسلمان ہوچکے ہوتو آ نکھ وکان کو Ì مسلمان ¯ ؤ، ہاتھ وپیر کو Ì مسلمان ¯ ؤ۔ مسلمان بننا ہوتو مکمل طور پر سر سے پیر تک مسلمان بن جاؤ۔ قومِ مسلم کی چوبیس گھنٹے شریعت کے مطابق ڈ -ٹی ہوتی ہے مگر دوسری باطل قومیں اپنی عبادت گاہوں کی حدتک اپنے دِ + ونظریہ کا پابند ¯ تے •اس کے ˆ آزادکردئے جاتے •۔ کسی نے گرجا کے اندر پابندکردیا۔ کسی نے گردوارے کے اندر پابندکردیا۔ کسی نے کلیسا کے اندر پابندکردیا۔ کسی نے اپنے مندروں کے اندر پابندکردیا۔

ہر مذہب نے اپنی عبادت کو اینٹ چونے کی چار د -اری میں محدود کردیا ہے۔ بت خانوں سے باہراور آتش کدوں سے الگ اُن کے ہاں کوئی عبادت 7 ہے لیکن حضور نبی کر *ﷺ نے دُنیا کو C یا کہ کاÑت کا ہرحصہ **6** (عبادت کی جگہ وَ مقام) ہے اور زمین کا ہرگوشہ عبادت خانہ ہے۔ تم کہیں Ì ہو، سمندر میں یا خشکی میں، ہوا میں یا زمین پر، ہنگامہ کارزار میں یا ریل وجہاز میں، ہرجگہ خداوندقدوس کی عبادت کر سکتے ہو۔

حضور نبی کر * ﷺ نے فرمایا۔۔اللہ نے مجھے ‰ایسی خصو ' عطا فرمائی •جو ¬پیغمبروں کو 7 دی گئیں۔ **جعلت لی الارض مسجدا** روئے زمین کو ÷ے لئے سجدہ گاہ ¯ یا گیا ہے۔ یعنی سمندر میں، ہوا میں، خشکی میں، تَری میں، ہرجگہ مسلمان اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوسکتا ہے اور کسی Ì عذر شرعی کی وZ سے مسجد کے علاوہ Ì عبادت کرسکتا ہے کیونکہ ﴿**ادعونی استجب لکم**﴾ تم مجھے پکارو میں تمھیں جواب دوں گا۔۔ یعنی عرض حال کرنے کے لئے کسی بت، کسی مجسمہ کی ضرورت 7 ہے۔ تم جس مکان میں، زمین کے جس گوشہ میں رَب کو پکاروگے وہ جواب دے گا۔

‰ مذاہب میں مرغوب عبادت یہ تھی کہ اپنے نفس یا اپنی اولاد کو آگ میں جلا دیا، دَریا میں ڈبو دیا، اوراسی طرح خدا کے حضور تقرب حاصل کیا جاتا تھا۔ حضور نبی کر *ﷺ نے فرمایا، بے وقوفو۔۔اس طرح اپنے آپ اوراپنی اولاد کو hک کردینا Ì کوئی عبادت ہے جان دینی ہے تو سچائی کی حمایت میں کمزوروں کی مدد کے لئے دو، یہ عبادت ہے۔

اپنے ہاتھ سے خودکشی کرنا یہ عبادت 7 ہے۔

اسی طرح عام خیال تھا کہ اپنے نفس کو تکلیف دینا یہ Ï عبادت ہے چنانچہ -نانی فلسفیوں میں اشرافیت، عیسائیوں میں رG نیت، yوؤں میں جوگیت اسی نظریہ کا نتیجہ تھا۔ یہ لوگ گوشت نہ کھاتے، ننگے رT، ایک سال تک کسی مقام پر کھڑے رT، اہل وعیال دُنیا کی نعمتوں کو چھوڑ کر تجرد، رG نیت اختیار کرتے اور اس کو 1 بڑی عبادت سمجھتے تھے لیکن حضور رحمۃ للعالمین تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: **لایکلف اللہ نفسا الا وسعھا ماجعل علیکم فی الدین من حرج** خدا کسی کو اُس کی طاقت سے زیادہ حکم 7 دê، اللہ نے تمہارے لئے دِ + میں ; 7 کی ہے۔

خدا رب العالمین ہے۔ ماں باپ سے زیادہ بندوں سے محبت فرماتا ہے۔ وہ تمہاری ان مشقتوں سے خوش 7 ہوتا اور نہ وہ ایسی بات کا حکم فرماتا ہے جو تمہاری وسعت قدرت اور اختیار میں نہ ہو۔ دُنیا سے بالکل sتعلق کر لینا اور ویرانوں میں جا کر تلاش حق کرنا عبادت 7 ہے۔ **لارھبانیہ فی الاسلام** اسلام میں رG نیت 7 ہے۔

عبادت یہ ہے جس میں خالق ومخلوق دونوں کے حقوق کا لحاظ رکھا جائے، عزیزوں رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو، çی بچوں کے حقوق ادا کرو، یتیموں غریبوں بیکسوں کی امداد کرو، حلال کی روزی کماؤ، دُنیا کی نعمتوں سے لذت حاصل کرو، عمدہ اور صاف کپڑے -، اچھے اور پاک کھانے کھاؤ اور خدا کے حضور پانچ وقت حاضر ہو جاؤ اور اللہ کے حقوق Ï ادا کرو یہ ہی عبادت ہے اور یہ ہی انسان کا کمال ہے۔ اسلام نے جو عبادت کا مفہوم پیش کیا ہے وہ دراصل ایک فطری چیز ہے جس کو سلیم Ëفوراً قبول کر لیتی ہے۔

مسلمان جو Ï نیک کام کرے اگر اس سے مقصود خدا کے حکم کی O آوری اور اس کو خوش کرنا ہے تو وہ عبادت ہے۔ حضور نبی کر* ﷺ نے ارشاد فرمایا: **انما الاعمال بالنبیات** اعمال کا ثواب نیّت پر موقوف ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت میں نیّت اور اخلاص . یت ضروری ہے۔

انسان کا ہر وہ کام جس سے مقصود خوشنودی خدا ہے عبادت ہے اور اگر اس کام سے مقصود شہرت اور رِیا کاری ہے تو یہ عبادت نہ ہوگی کیونکہ جو عبادت خلوص نیّت سے خالی ہو' اس میں تقویٰ 1س ہوگا اور عبادت کی غرض وغایت تقویٰ آ ہے۔

اسی حدیث '**انما الاعمال بالنبيات**' سے یہ آ ظاہر ہوا کہ صرف نماز' روزہ' زکوٰۃ اور حج ہی عبادت 7 ہے بلکہ ہر وہ کام جس سے مقصود خدا کی رضا ہو وہ عبادت ہے مثلاً کسی شکستہ دل کی تسکین کے لئے تسلی و „ کی بات کرنا اور کسی گنہگار کو معاف کرنا آ عبادت ہے چنانچہ ارشاد ہے ﴿**قول معروف ومغفرة خير ----**﴾ اچھی بات کہنا اور معاف کرنا اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے ستانا ہو۔ اس آیت کی تشریح حضور نبی کر * ﷺ نے -ں فرمائی **كل معروف صدقة تبسمك فى وجه اخيك صدقة واماطة الاذىٰ عن الطريق صدقة الساعى على الارملة والمسكين كالمجاهد فى سبيل الله** ہر n کا کام صدقہ ہے۔ کسی ِ ئی کو دیکھ کر اس کو خوش کرنے کے لئے مسکرانا' راستہ سے تکلیف دہ چیز کو U نا آ خیرات ہے' çہ غریب کی مدد کرنا' خدا کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہے۔ (gری)

اسی طرح لوگوں کے درمیان' •Y د کے اسباب کو دُور کرنا محبت پھیلانا آ عبادت ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے فرمایا کیا تمھیں روزہ نماز سے بڑھ کر درz کی چیز نہC ؤں؟ صحابہ نے عرض کی' فرمایئے یا رسول اللہ ﷺ' حضور ﷺ نے فرمایا: **اصلاح ذات البين** آپس کے تعلقات کا درست ر ´۔

ان مثالوں سے واضح ہوا اسلام میں عبادت کا مفہوم 1 وسیع ہے۔ اس لئے یہ 1 جا سکتا ہے کہ مومن کا ہر کام عبادت ہے۔ اس کا سونا جاگنا کمانا تجارت کرنا وغیرہ سب ہی عبادت • جب کہ اس سے مقصود اللہ رب العزت جل مجدہ کی خوشنودی اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا ہو۔

اسلام تمہیں صرف مسجد کا مسلمان دیکھنا 7 چاL بلکہ تم مسجد میں Ìمسلمان ہو‘ گھر میں Ì مسلمان ہو‘ بچوں کے درمیان Ìمسلمان ہو‘ مسلمان کی ڈ-ٹی کبھی ختم 7 ہوتی۔ رات کو Ìمسلمان‘ دن کو Ìمسلمان۔ سوتا ہے تو مسلمان‘ جاگتا ہے تو مسلمان۔ معلوم ہوا کہ یہی ایک قوم ایسی ہے جسکی ڈ-ٹی چوبیس گھنٹے کی ہے چوبیس گھنٹے تمہارے سینہ پر اسلام کا تمغہ ہونا چاہیے‘ ایک سکنڈ کی Ìفرصت 7۔ ☆☆☆

انسانی جذبات کا حل : فطری جذبہ کو صحیح طریقہ پر لگایا جا سکتا ہے مگر اُسے فنا 7 کیا جا سکتا‘ مثال کے طور پر ایک طوفانی سیلاب تیزی کے ساتھ آپ کی آباد-ں کی طرف آ رہا ہے‘ کسی میں طاقت یا زُور 7 کہ اُس کے رُخ کو موڑ دے۔ کوئی ایسا طریقہ 7 ہے جو سیلاب کو فنا کر دے۔ دیکھو فنا کرنے کی تدÛمت کرو۔ اگر تدÛ کرنا ہے تو ایک مضبوط د-ار¯ دو تا کہ آنے والا سیلاب اِدھر آنے کےO ئے ویرانے کی طرف چلا جائے۔ اس سے دو فائدے ہوں گے‘ ایک یہ کہ آبادی بچ جائے گی‘ اور دوسرے یہ کہ ویرانے آباد ہو جائیں گے۔ رُخ بدل دو‘ فنا کرنے کی کوشش نہ کرو۔

اگر کوہ آتش [ں سے بے قرار شعلوں کو نکلنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا تو زلزلے ضرور اُٹھیں گے۔ انقلاب ضرور برپا ہوں گے‘ تباہی ضرور آئے گی۔

ہم نے یہ Ì دیکھا ہے کہ (رG نیت اور گوشہ نشینی کا نعرہ لگانے والوں کی طرف سے) انسانی جذبات کو مُردہ کرنے کی جو کوشش کی گئی وہ یہ کہ انسان فرشتہ ہے‘ (ازدواجی زندگی کی کوئی ضرورت 7) تجرد کی زندگی گذار , (نکاح سے گریز کر ,) ......مگر ہم دیکھتے کیا •؟ وہاں کیا ہوا؟ عیسا á کا فیضانِ اخلاق‘ انسانِی جذبات کے سیلاب میں Ëگیا۔ 1 گیا تھا کہ انسان فرشتہ ہے‘ 1 گیا تھا کہ انسان تجرد کی زندگی اختیار کرے مگر ہم نے یہ دیکھا کہ کلیسا کی نام . د مقدس فضاء میں اِنسانیت کا جو عریاں رَقص ہوا ہے وہ Ì ہمارے سامنے ہے۔ قحبہ خانے Ì شرمندہ ہو کر رہ گئے •۔ جذبات کو فنا مت کرو بلکہ جذبات کو صحیح سمت موڑ دو۔

پوپ اور توبہ : کیا یہ بُری بات 7 ہے کہ جرم کرنے والا جرم کرتا جائے اور جرم کرنے کے ^مجرم چھوٹتا چلا جائے۔ پوپ اعظم کے سامنے آ ؤ اور اپنے جرم کی وضاحت کرو' اپنے جرم کوÒن کر دو' پاک ہو گئے ! کتنا آسان ہو گیا کہ صاف ہو گیا اور یہ پوپ صاحب کا یہ معاملہ ہے کہ مزے لے لے کے سُن رہے •۔

اسلام اور توبہ : اسلام میں توبہ کی 1 بڑی اہمیت ہے اور قانون ہی ہے وہ کسی کی رِعایت 7 کرتا' اگرچہ قانون آپ ہی — لیجئے مگر وہ آپ کی Ì رعایت 7 کرتا' جب کبھی آپ زَد میں آئیں گے یہی قانون آپ کی گردن اُڑا دے گا۔

حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ کا مشہور واقعہ ہے کہ آپ سے ایک بشری Èل ہو گئی۔ مسلم شریف میں ہے کہ حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ سے زِنا سرزَد ہو گیا تو بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض کیا '**یارسول اللہ طھرنی**' اے اللہ کے رسول مجھے پاک فرما دیجئے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام' رب کا گناہ کر کے حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرتے تھے کہ ہمیں پاک فرماد , کیونکہ حضور ﷺ کو وسیلۂ نجات جانتے تھے۔

سرکار رسالتماب ﷺ فیصلہ کرنے کا طریقہ Ì عطا فرما رہے •۔ رسول یہ جانتے • کہ یہ کس بات کی طہارت چا T •مگر وہ بتلانا چا T • کہ مجرم جب تک اعترافِ جرم نہ کرے' اپنے علم سے کوئی فیصلہ 7 کیا جا سکتا۔ اعتراف جرم ہو یا شہادت ہو' فیصلہ کنندہ (جج) کو یہ حق 7 ہے کہ وہ اپنے علم کی روشنی میں فیصلہ کرے وہ ا Ì اعتراف 7 کیا مگر آپ نے فرمایا کہ جاؤ استغفار کرو۔

آپ خیال کرو کہ وہ (صحابہ کرام) کیسے لوگ تھے' سرکار ﷺ تو کہہ رہے • جاؤ استغفار کرو' بڑا اچھا ۰ نہ تھا کہ چلے جاتے ...... مگر رسول اللہ ﷺ کو یہ Ì دِکھانا تھا کہ ہمارے درس گاہ کے تربیت یافتہ کے ذہن کی کیسی s ہو گئی۔ پھر وہ آ کر ë • **اطھرنی یا رسول اللہ** یارسول اللہ ﷺ ! مجھے پاک کر دیجئے۔

ہم اگر حضرت ماعز رضی اللہ عنہ سے پوچھیں کہ پاک کون کرتا ہے؟ شفاء کون دê ہے؟ تو کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ دê ہے۔ تو آپ پھر یہاں کیوں مانگنے آئے •؟ کعبہ آپ کے قریب ہے۔ صفا ومروہ کی مقدس چوٹیوں پر پہنچے‘ خدا کو یاد کیجئے‘ بیت المقدس کو پہنچئے۔ یہ کیسا معاملہ ہے جو بارگاہ رَسالت میں آئے •۔ تو وہ یہی کہیں گے کہ اے نادان ! چاہے ہم کعبہ سے آواز د ‚ ‘ہم چاہے بیت المقدس سے آواز د ‚ ‘چاہے ہم جبل رحمہ سے آواز د ‚ ......مگر دینے والا اِسی دَر سے دے گا۔

اللهم صل علٰی سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

ہم اس بارگاہ میں آئے ہوئے •طہارت لینے کے لئے۔ یہ رَسول کی بارگاہ دَروازۂ رَحمت ہے۔ رَحمت حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے •۔ **اطهرنی یا رسول الله** یارسول اللہ ﷺ پاک کر دیجئے۔

اس کے ˆانہوں نے اپنے جرم کا Ì اعتراف کرلیا اور سرکار ﷺ نے رَجم کا حکم دے دیا‘ بات مکمل ہوگئی۔ صحابہ کرام میں سرگوشیاں ہوئیں کہ ماعز سے کیا بات ہوئی ہے؟ تو اس پر سرکار ﷺ نے فرمایا کہ ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ ÷ی اُمت کے سارے گنہگاروں پر „کردی جائے تو سب j دیئے جائیں گے۔

اشکِ ندامت کی بڑی 7 ہے۔ توبہ کا بڑا مقام ہے۔ توبہ کے اندر بڑا وزن ہے قانون کسی کی رعایت 7 کرتا : قانون‘ قانون ہے۔ قانون اپنا پرایا 7 دیکھتا۔ قانون میں قریب وبعید دیکھا 7 جاتا۔

÷ا ذہن ایک لطیفہ کے طور پر ایک قانون کی طرف چلا گیا۔ ایک صاحب نے کسی Ñ کے لئے یہ قانون ¯یا تھا کہ سب انسان آپس میں ٖئی ٖئی •۔ بڑا ہی اچھا قانون ہے جس میں مُروت کی بات ہے‘ مساوات کی بات ہے۔ اب اس قانون کو کوئی مانے یا نہ مانے‘ مگر جس نے ¯یا ہے وہ تو ضرور مانے گا۔

قانون ¯نے والے نے جو قانون ¯یا ہے کہ سب انسان ٖئی‘ ٖئی •‘اس سے

اُسے کیا فائدہ ہوگا ؟ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ نبی Ì تو انسان • اور دُنیا کا کون سا انسان ہے جو نبی کو انسان نہ ¾ ۔ اس لئے کہ نبی کا جامہ بشری میں آنا ضروری ہے بشر کا لفظ قرآن میں ا E ل ہوا ہے۔ کون کہتا ہے کہ نبی، جنّات ہے یا فرشتہ ہے، نبی Ì انسان، ہم سب Ì انسان ہے۔ سب انسان آپس میں ۮئی ۮئی •۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت 7 ۔ سمجھ لیجئے کہ یہ قانون کیوں ¯ ئے •۔ قانون اس لئے ¯ یا تھا کہ نبی کو ۮئی کہہ سکیں۔ بس اتنی سی بات تھی ¯ نے والے نے ¯ یا، مگر اس قانون کی چکر میں وہ ¯ نے والا کیسے Ú گیا، وہ غور کرنے کی بات ہے۔ ہم مانیں یا نہ مانیں، مگر ¯ نے والے کو ما ' ہی ہے کہ سب انسان آپس میں ۮئی ۮئی •۔ اگر یہ قانون والا یا اگر اُس کا کوئی وکیل تمہارے سامنے آئے تو آپ اُس سے سوال کرو کہ فرعون، !ود، ہامان، ابوجہل، ابولہب …… یہ انسان تھے یا 7؟ واقعی یہ سب انسان تھے۔ اور آپ Ì تو انسان •۔ چلو سب انسان آپس میں ۮئی ۮئی •۔ جس دَلیل، جس حجت، جس اُصول، جس ضا , سے آپ سب کو اپنا ۮئی کہنا چا T •، اسی ضا , سے، اسی اصول سے تم فرعون کے ۮئی بن گئے ہو۔ ابوجہل کے ۮئی بن گئے ہو، ابولہب کے ۮئی بن گئے ہو، یزید کے ۮئی بن گئے ہو۔ یہ ایسا قانون ہی کیوں ¯ تے ہو کہ تمہارا ہی گلہ کٹ جائے۔

اللھم صل علٰی سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

قانون کسی کی رعایت 7 کرتا، اصول کسی کی مروّت 7 کرتا۔ سب انسان آپس میں ۮئی ۮئی •، یہ بات اسمٰعیل دہلوی نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان میں لکھی ہے۔ اسلام میں قانون کا احترام اپنی جگہ پر ہے۔ قانون¾حال قانون ہے۔

مادّہ پرست فلسفی کا قانون : اٹھارو , صدی کے ایک فلسفی کو دیکھئے، وہ کہتا ہے کہ انسان Ì دوسرے جانوروں کی طرح ایک جانور ہے، لہذا جیسے دوسرے جانور کو حق حاصل •، ویسے انسان کو Ì حق حاصل ہونا چاہیے جیسے بڑی مچھلی کو حق ہے

کہ وہ چھوٹی مچھلی کو نگل جائے اور جیسا بھیڑیئے کو حق ہے کہ بکری کو پھاڑ کر کھائے...... ایسا ہی ایک طاقتور کو حق ہے کہ کمزور کا گلہ دَبا ڈالے۔ ایسا ہی ایک سرمایہ دار کو حق ہے کہ غریب کا خون چوستا رہے اور اپنے چہرے کی سرخی بڑھاتا رہے اس نظریہ سے انسان قطعاً سکون 7 پا سکتا۔

یہ اِنسانیت کا علاج کر رہے •مگر اِنسانیت کا شعور 7 ہے۔

مقامِ اِنسانیت : ¬تم یہ سمجھو کہ انسان کیا ہے؟ مقامِ اِنسانیت کیا ہے؟ انسان کا درZ کیا ہے؟ انسان کا مرتبہ کیا ہے؟ جو علاج دَریا کے مچھلیوں کے لئے مفید ہوسکتا ہے وہی علاج فضاء کے پرندوں کے لئے مفید ہوسکتا ہے لیکن وہ علاج اشرف المخلوقات انسان کے لئے ہرگز مفید 7 ہوسکتا۔ ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسان کیا ہے۔ اسلام نے انسان کو سمجھانے کے لئے قرآن کر* میں ایسے ایسے واضح اور روشنQ̀ نات پیش کئے •کہ اس کو ہمیں سمجھنے کی ضرورت ہے کہ انسان کیا ہے اور خدا نے انسان کو کیا¯ کر بھیجا ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے کہ :

﴿اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً﴾ (البقرة/۳۰)

میں زمین پر اپنا Ñ(نائب)¯ نے والا ہوں۔

زمین بن چکی ہے، مگر اÌ کچھ ¶ ہے۔ خدا نے Xمخلوق پیدا کی ہے مخلوق میں تسبیح کرنے والے موجود، مخلوق میں تقدیس کرنے والے موجود، مخلوق میں اللہ کا ذکر کرنے والے موجود، فرشتے موجود، جِنّات موجود، حیوانات موجود ...... دوسری ساری مخلوق موجود ہے۔ اللہ کی تسبیح و تقدیس اور عبادت کے لئے مخلوق موجود ہے۔ مشئیتِ قدرت اÌ ایک ¶ دیکھ رہی ہے کہ ان سب میں کوئی ایسا 7 ہے جس کو میں اپنا Ñ(نائب)¯ وٗں۔ ﴿اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً﴾

انسان کی Ñ : اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سیدنا آدم علیہ ?م کی ð فرمانا چاہا' تو فرشتوں کو حکم دیا کہ ایک مجسمہ ¯ؤ۔ جب مجسمہ تیار ہوا تو 1 خو Zرت مجسمہ تھا' وہ Ìعناصرار ›آگ' پانی' مٹی اور ہوا سے تیار کیا ہوا۔ مجسمہ تیار ہوا تو سب ہی دیکھ رہے تھے۔ ابلیس Ì دیکھ رہا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ جب مجسمہ تیار ہوا تو اعلان ہوا کہ: ﴿**اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً**﴾ میں زمین میں Ñ(نائب) ¯نے والا ہوں فرشتوں نے سُن کر اپنے معروضات پیش کئے کہ ہم تیری حمدÒن کرتے •' تیری تقدیسÒن کرتے •۔ ﴿**نَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَالَا تَعْلَمُوْنَ**﴾ (البقرة/۳۰) ہم تیری تسبیح کرتے ر T • بحمداللہ اور تقدیس کرتے ر T •۔ (حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ) میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم 7 جانتے۔ فرشتوں کو خاموش کر دیا گیا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم 7 جانتے۔ ابلیس خاموش سارے مناظر دیکھ رہا تھا۔ انسان کی شرافت کے لئے یہ بات 1کافی تھی کہ وہ خدا کا زمین میں نائب و Ñہو۔ اللہ تعالیٰ نے اِنسان کو جب اتنی Ñکا مقام دیا تو مخلوق کو Ìمجبور کیا کہ انسان کے آگے Ñکا اظہار کرو۔ جب وہ ÷ا Ñ(نائب) ہے تو اُس کے آگے حلفِ وفاداری اُٹھاؤ اور حلف اُٹھانے کا ایسا انداز اختیار کیا کہ فرمایا ﴿**اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ**﴾ آدم کو سجدہ کرو۔ آدم کی %oنی کو نورِ محمدی کی زِینت ¯ چکا ہے اور 1جارہا ہے کہ آدم کو سجدہ کرو۔ جب سے ابلیس صبر کر رہا تھا۔ جب تک جھکنے کی بات 7تھی' خاموش تھا۔ اب گڑبڑ ہوگئی کہ اُس کی کروڑوں برسوں کی عبادت کام نہ آئی' نہ اُس کا تقویٰ کام آیا۔ ملائکہ (فرشتے) بغیر تامل کے جھک گئے' مگر ابلیس اکڑ گیا اور انکار کیا۔ ﴿**فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ**﴾ (البقرة/۳۴) پس آدم (علیہ ?م) کے سامنے سب سجدے میں گر پڑے Sابلیس کے۔ اس نے (اللہ تعالیٰ کا) کہنا نہ مانا اور تکبّر (غرور) کیا اور وہ کافروں میں سے ہوگیا۔

﴾☆☆☆ تکبر ایک ا±ر سے ¬ سے Ì اَشد ہے اس لئے کہ ¬ Ì دَراصل کبر سے ہی پیدا ہوتا ہے ابلیس کو اسی تکبر نے کافر اور شیطان ¯ یا۔

کبرؔ ¬ کا شعبہ ہے اور جن گناہوں کا تعلق کبر سے ہے وہ شیطانی گناہ کہلاتے • جن کی بُرائی حیوانی گناہوں سے 1 زیادہ ہے۔

تکبر اُم الامراض ہے بڑے سے بڑے کو Ì گرادê ہے 1 سے مشائخِ سلوک کو Ì اس مہلک مرض کی وz سے گرتے ہوئے دیکھا۔ یہ تکبر ایسی بُری بلا ہے کہ بڑے بڑے شیوخ کو Ì 1ں سے 1ں پہنچا دیا۔ سارے کمالات سلب ہو کر رہ گئے اللہ تعالیٰ ہی محض اپنے a وکرم سے اس مصیبت عظمیٰ سے Xئے۔ (آمین)

حضور نبی کر* ﷺ فرماتے • کہ حضرت نوح علیا ?م نے انتقال کے وقت اپنے دو صاحبزادوں کو بُلایا اور فرمایا کہ میں تمہیں دو چیزوں سے بچنے کا حکم دê ہوں (۱) شرک (۲) کبر (الحدیث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور نبی کر* ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ قیامت کے دن جبار + اور متکبر + کو چیونٹیوں کے برابر کر دیا جائے گا لوگ انھیں روندتے ہوئے جائیں گے۔

امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں 1سی روایات آثار کبر کی بُرائی کے ذکر کئے •۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ہماری کتاب 'اللہ تعالیٰ کی کبریائی') ☆☆☆﴿

ابلیس سے یہ غلطی ہوئی کہ وہ مقامِ اِنسانیت نہ سمجھ سکا۔ اگر وہ سمجھ لیتا کہ یہ خدا کا نائب وÑ ہے تو انکار نہ کرتا، مگر اُس نے کیا سمجھا کہ میں آگ کا ہوں، یہ مٹی کے •۔ **﴾قَالَ مَا مَنَعَكَ أَلَّا تَسْجُدَ إِذْ أَمَرْتُكَ ۚ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِي مِن نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِن طِينٍ﴿** (الاعراف/۱۲) (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) تو جو سجدہ 7 کرتا تجھ کو اس سے کون امر مانع ہے جب کہ میں تجھ کو حکم دے چکا۔ Ìلگا میں اس سے بہتر ہوں

تو نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا ہے اور اس کو تو نے خاک (مٹی) سے پیدا کیا ہے۔

(نبی کو خاک و مٹی آکی) یہ غلطی آج تک متواتر اور متوارث چلی آرہی ہے۔
جب اُس سے پوچھا گیا کہ جب خدا نے حکم دیا تھا تو کونسی چیز تھی جو رُکاوٹ بن گئی۔
اس سوال کی قطعی ضرورت 7تھی، اس لئے کہ مَردود کرنے کے لئے اتنا ہی کافی تھا اور خدائے تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اُس کے انکار کے ساتھ وZانکار سمجھا کر بتلا دیا کہ انکار کرنے والے کی وZانکار کیا ہے، اُس کی زبان سے کہلوادیا۔ وZ یہ تھی کہ وہ 'بشر' میں 'جِن'۔ وہ 'مٹی' کے اور میں 'آگ' کا۔ اُس کو ایک لفظ ملا 'بشر' کا اور ایک لفظ ملا 'مٹی' کا۔ ابلیس کو اور 1سارے الفاظ مل سکتے تھے۔ ان دو لفظوں کا اُس نے سوچ سمجھ کر ہی اNب کیا ہے اور اب یہ کوئی 5بات 7 ہے اُستاد کی سکھلائی ہوئی ہے۔

اللھم صل علٰی سیدنا محمد وعلٰی آل سیدنا محمد کما تحب وترضی بان تصلی علیه

﴾☆☆☆ **ابلیس کا تکبر** : یہ بات قابل غور ہے کہ ابلیس علم وَ معرفت میں یہ مقام رکھتا تھا کہ اُس کو طاؤس الملائکہ 1 جاتا تھا، پھر اُس سے یہ حرکت کیسے صادر ہوئی؟ (ابلیس کا ¬محض عملی نافرمانی کا نتیجہ 7، کیونکہ کسی فرض کو عملاً ترک کر دینا اصول شریعت میں] وگناہ ہے ¬ 7۔ ابلیس کے ¬کا اصل سبب حکم ربّانی سے معارضہ اور مقا ٚکرنا ہے کہ آپ نے جس کو سجدہ کرنے کا مجھے حکم دیا ہے وہ اس قابل 7 کہ میں اُس کو سجدہ کروں، یہ معارضہ بلا شبہ ¬ ہے۔ ابلیس مشرک 7 بلکہ موحد تھا اللہ تعالیٰ کو واحد و یکتا مانتا تھا اللہ تعالیٰ کو عبادت کے لائق سمجھتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی ذات میں کسی کو شریک اور برداشت 7کرتا تھا۔ ابلیسی و شیطانی توحید کی شدّت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کسی نبی کی تعظیم و توقیر برداشت 7کیا۔ حضرت سیدنا آدم علیہا ?م کو سجدہ تعظیمی کرنے سے انکار کر دیا۔ نبی کی تو •کرنے اور بشر و مٹی آ کے جرم میں مردود قرار دے کر زمین پر پھینک دیا گیا۔ شیطان لعنتی اور مردود

بن کر زمین پر ر X پسند کیا لیکن تو بہ کرتے ہوئے سیدنا آدم علیہ ا ؟م کو سجدہ کا اقرار 7 کیا ۔ یہی ابلیسی توحید ہے نبی کی تعظیم کو شرک و بدعت تصور کیا اور یہی وسوسے انسانی ذ ~ں میں ڈال رہا ہے ۔

حضور ﷺ کو تو • کی نیّت سے بشر کہنا طریقہ کفار ہے :

بدقسمتی سے کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے • جو رسالت پر ایمان لانے کا دعویٰ تو کرتے •مگر حضور اکرم ﷺ کو ایک عام انسان کی W سے دیکھتے • رسول کر *ﷺ کے مرتبہ و مقام اور منصب کا کوئی خیال Ì 7 کرتے اور حضور ﷺ کے زمانہ کے کفار کی طرح ﴿مَانَرَاكَ اِلَّا بَشَرًا مِثْلَنَا﴾ ’ہم تو تم کو اپنے جیسا بشر ہی دیکھتے •‘ کا باطل نعرہ لگاتے •۔

کفار تو 1 کرتے تھے ﴿مَااَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا﴾ 7 ہو تم مگر ہم جیسے بشر‘ نبی کو بشر اور مٹی Ì والا سب سے ¬ ابلیس ہے ﴿قَالَ لَمْ اَكُنْ لِاَّسْجُدَ لِبَشَرٍ خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْن﴾ میں گوارہ 7 کرتا کہ سجدہ کروں اس بشر کو جسے تو نے پیدا کیا بجنے والی مٹی سے ﴿اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ‘ خَلَقْتَنِىْ مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَه‘ مِنْ طِيْنٍ﴾ ۔ ابلیس نے 1 میں آدم سے بہتر ہوں مجھے آگ سے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا آج Ì یہی ابلیسی باطل نعرے Z جماعتوں کی جانب سے لگائے جا رہے •۔ ☆☆☆﴾

فرشتوں کا معروضہ :

دیکھو فرشتوں نے Ì معروضہ پیش کیا تھا مگر وہاں ادب تھا‘ وہاں نیک بختی تھی فرشتوں کے معروضہ پیش کرنے کی بنیادی وZ کیا ہے؟ انہوں نے تو خود ہی مجسمہ تیار کیا تھا اور انہوں نے دیکھا کہ یہ آگ‘ پانی‘ مٹی‘ ہوا سے ¯ ہے۔ انہوں نے سونچا کہ یہ انسان جتنی چیزوں سے ¯ ہے اُس کے اندر ٹکراؤ 1 ہے۔ جب انسان یہ

چیزوں سے — ہے تو کوئی ناری ہوگا‘ کوئی خاکی ہوگا‘ کوئی آبی ہوگا۔ جب مزاج بدلیں گے تو ٹکراؤ ضرور ہوگا‘ یہ جا کر Y دکر , گے‘ جھگڑا کر , گے۔

جب حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم 7 جانتے۔ ﴿قَالَ اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَالَا تَعۡلَمُوۡنَ﴾ فرشتوں کو خاموش کر دیا گیا کہ میں وہ جانتا ہوں جو تم 7 جانتے۔

ابلیس عابد تھا‘ عارف 7 تھا : ایک عارف نے کیا پیاری بات½ ہے کہ جس وقت تمام فرشتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ آدم کو سجدہ کرو‘ اس حکم کے دیئے جانے سے ¬تک ابلیس عابد تھا‘ عارف 7 تھا۔ اُس نے آدم کو دیکھا‘ آدم میں نہ دیکھ سکا۔ اگر وہ آدم میں دیکھتا تو اُس کی وہ حجت أختم ہو جاتی ۔۔ رب تبارک وتعالیٰ نے ا J ن کے لئے نور محمدی ﷺ کو سجدہ کروانا چاہا تو مجسمہ آدم تیار کر کے مجسمہ آدم کو نور محمدی ﷺ کے لئے حجاب — دیا۔ مکان ہے مجسمہ سیدنا آدم (علیہ ا ?م)۔ اور مکین ہے نور مصطفیٰ ﷺ ۔ رُخ ہے مکان کی طرف اور سجدہ ہے مکین کے لئے۔ مگر ابلیس کی نظر مکان میں اُلجھ کر رہ گئی۔ اور (فرشتے) جو نوری مخلوق تھی‘ جو ملکوتی صفت رکھتے تھے‘ یہ عناصر ار ›(آگ‘ پانی‘ مٹی اور ہوا) کو نہ د A۔ اُن کی نظر نور مصطفیٰ ﷺ پر پڑ گئی تو نوری‘ نوری کے آگے جھک گئے۔ یہ نکتہ‘ ناری کے سمجھ میں نہ آسکا۔ معلوم ہوا کہ کچھ لوگوں کی نظر اُوپر ہی سے پلٹ کر آ جاتی ہے۔ اور کچھ لوگ اندر تک پہنچ کرتے •۔ چُھپنے والے 1چُھپے‘ مگر ہم سے نہ چھپ سکے۔ آپ حضرت غریب نواز خواZا Rی رحمۃ اللہ علیہ کو لے لیجئے‘ جب حضرت خواZا Rی ہم سے چُھپنے پر آئے تو اُن کو اُن کے کفن مبارک نے چُھپایا۔ اُس کفن کو قبر نے چُھپایا‘ اُن کو روضہ نے چھپالیا۔۔ اس کے باوجود وہ ہمارے دِل میں چَھپے ہوئے •۔ وہ چھپتے چلے جا رہے •مگر ہماری نظر سے 7 ہٹتے جا رہے •۔ وZ یہ ہے کہ ہماری

نظر گنبد سے ٹکرا کر واپس 7 آتی، ہماری نظر قبر سے ٹکرا کر واپس 7 آتی، ہماری نظر تو قبر والے تک جاتی ہے۔ ہمارا چُھپنے والا ہم سے چُھپ کر Ì ہم پر واضح ہے۔ ہماری نظر مکین پر ہے، مکان پر 7 ہے۔ ہماری نظر روضہ والے پر ہے، روضہ پر 7 ہے۔ اگر ہم کو پتھروں سے دلچسپی ہوتی تو ہمارے (- پی) میں پتھروں کی ¶ نہ تھی۔ درختوں کی ¶ 7 ہے۔ اگر واقعی ہم کو پتھروں سے دلچسپی ہوتی تو (- پی) چھوڑ کر ا Rشریف جانے کی کیوں ضرورت ہوتی ! ا Rشریف میں ہم کو قبر 7 بلا رہی ہے، روضہ 7 بلا رہا ہے بلکہ روضہ والا بلا رہا ہے مگر اپنی اپنی نظر ہے۔ ہماری نظر اندر تک پہونچتی ہے اس لئے کہ رسول نے ہماری نظر کا ایسا تصفیہ کر دیا ہے اور ہماری نظر کے اندر اللہ کے رسول کے کرم سے ملکوتی شان پیدا ہوگئی ہے کہ ہم ظاہر کو 7 دیکھتے، باطن کو دیکھتے •۔ اُن (بزرگانِ د + کی Ñ کے منکر +) کی نظر اُوپر ہی سے پلٹ کر آتی ہے۔ جب ہی تو ë • کہ ہم پتھر کو چوم کر آئے •۔

اے نادان ! جب تم کعبہ کو گئے تھے وہ کیا چوم آئے، وہ Ìتو پتھر ہی تھے۔

اللهم صل علٰى سيدنا محمد وعلٰى آل سيدنا محمد كما تحب وترضى بان تصلى عليه

گہری نظر سے دیکھو تو پتھر کو چوم کر آئے، اس لئے کہ اُن کے مقدر میں پتھر ہی تو •۔ سوچنے اور سمجھنے کی بات ہے کہ ابلیس نے آدم (علیہا ?م) کو دیکھا، آدم (علیہا ?م) میں نہ دیکھ سکا۔

ایک مرتبہ سید الطائفہ حضرت جنید •ادی رحمۃ اللہ علیہ کو شوق ہوا، انہوں نے دُعا کی تھی کہ میں ابلیس سے ملنا چاL ہوں۔ ایسی دعا تم کبھی نہ کرنا۔ وہ تو بغیر دُعا کے ہی ملتا ہے جہاں اُسے فائدہ ہوتا ہے۔ ¾حال دُعا پر جب وہ آ گیا تو حضرت جنید •ادی رحمۃ اللہ علیہ نے ابلیس سے ایک سوال کیا کہ یہC کہ بندے کو c وتکرار سے کیا È ہے؟ جب اللہ تبارک وتعالیٰ نے Nکہہ دیا تھا کہ جھک جاؤ تو

N جھک جانا چاہیے تھا۔ تو اُسی خدا کو مان کر خدا والا ہوا' وہی خدا جھکا رہا ہے۔ ایسا ہی اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ ما + پر آ جائیں تو انھیں کون منوا سکتا ہے۔ جب اُن سے¼ کہ قرآن میں ہے اور نہ مانے تو تعجب کیا ہے۔ یہاں Ì تو خدا کہہ رہا ہے **﴿وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾** تعظیم کرو اور توقیر کرو......مگر وہ نہ کر , گے۔

ابلیس 1 تھا کہ جو سَر خدا کے آگے جھکا ہو' وہ غیرِ خدا کے آگے کیسے جھکے گا ! ایسا پکا توحید والا موحد نہ ملے گا۔ خدا Ì اگر حکم دے تب Ì نہ جھکے۔ ایسے توحید والے کی مثال Ì نہ ملے گی۔ حضرت جنید •ادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس سے کیا È ؟ اللہ تعالیٰ جہاں جھکائے جھک جائے' توحید جہاں پر رُکا دے وہ توحید۔

اب ذرا غور کرو اور یہ غیر والی بات دیکھو۔ انبیاء اور اولیاء کے لئے سب سے ¬ لفظ غیر ا E ل کرنے والا ابلیس ہے کہ یہ خدا کے غیر •۔ یہ بولی کی بات ہے آپ Ì بولتے •۔ قرآن کر * کا جو نزول ہوا ہے وہ عرب کی فصاحت و بلاغت پر ہے۔ ایک صاحب ÷ے ہاں آئے تو دیکھا کہ معز الد + اشرفی بیٹھے ہوئے • مگر وہ اُن کو دیکھ کر ذرا خاموش ہو گئے۔ میں نے اُن سے 1 کہ فرمایئے یہ غیر 7 اپنے •۔ معلوم ہوا کہ جو اپنا ہوتا ہے وہ غیر 7 ہوتا' جو بیگانہ ہوتا ہے وہ غیر ہوتا ہے۔ اور بیگانوں کے لئے قرآن میں **من دون الله** کے لفظ 1 •مگر اپنوں کے لئے کہیں **نبی الله** کا لفظ ہے کہیں **رسول الله** کا لفظ کہیں **ولی الله** کا لفظ ہے مجھے یہ بتلاؤ کہ اگر تم انبیاء اور اولیاء کو خدا کے غیر' خدا کے بیگانے قرار د , تو خدا کا اپنا کون ہے؟ ابلیس نے سب سے ¬ نبی کو خدا کا غیر کہہ کر یہ تاثر دینا چاL ہے کہ یہ خدا کے بیگانے •۔ یہ اگر خدا کے اپنے ہوں گے تو اُن کی تعظیم خدا کی تعظیم ہو گی' اُن کی محبت خدا کی محبت ہو گی۔ اس لئے یہ ما + کو تیار 7 تھا۔ جب ہی تو بیگانہ بتلا رہا ہے۔ جب یہ بگانے ہوں گے تو تب ہی کہہ سکیں گے کہ ہم کو اُن کی تعظیم

کی ضرورت 7 ہے‘ اُن کی محبت کی ضرورت 7 ہے۔ اچھی طرح سمجھو غیر کا لفظ سب سے ا¬ Eل کرونے والا ابلیس ہے۔ حضرت جنید •ادی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے Ì اُس نے یہی ,رکھا۔

مقامِ انسانیت کو ابلیس نہ سمجھ سکا : ابلیس نے انسان کے—مقام کو سمجھ نہ سکا کہ خدا نے انسان کو اپنے لئے اNب کیا ہے‘ اپنی نیابت کے لئے‘ اپنی خلافت کے لئے اNب فرمایا ہے۔ یہ زمین کا فرش کس لئے؟ یہ آسمان کا شامیانہ کس لئے؟ یہ چاند وسورج اور ستارے کس لئے؟ یہ آسtار اور 1 ,کس کے لئے ´ائی گئی؟ یہ مشرق سے مغرب تک‘ شمال سے جنوب تک کس لئے؟ تو یہی جواب ہوگا کہ یہ سب انسان کے لئے ہے۔ پھر انسان کس کے لئے •تو یہ انسان اللہ کی نیابت کے لئے ہے اللہ کی خلافت کے لئے ہے۔ یہ اللہ کا نائب اور Ñ ہے۔ پھر اللہ نے اِنسانیت کے فرد کامل کو اُٹھایا اور اُٹھاتا ہی چلا گیا‘ بڑھایا اور بڑھاتا ہی چلا گیا اور عرش پر پہنچا دیا تاکہ عرش Ì کہہ سکے کہ میں انسان کے تلے کے nہوں —ل اقبال ؎

پتہ چلا ہے کہ معراج مصطفےٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں گردوں

انسان کیا ہے ؟

کتنا اونچا ہے انسان ......مگر کم نظروں نے کیا کیا کہہ ڈالا اور سمجھ لیا :

☆ اہل کلیسا نے 1 ہے کہ ملک زادہ ہے انسان۔

☆ شیطان نے 1 ہے کہ خاک زادہ ہے انسان۔

☆ پیکن نے 1 ہے کہ حیوان زادہ ہے انسان۔

☆ تصوراتی مخلوق جس کا وجود ہی 7‘ یعنی معبودانِ باطلہ کی پَرستش کرنے والے کفار ومشرکین نے 1 کہ جانورں کی عبادت وپَرستش کرنے والا ہے انسان‘

پہاڑوں اور پتھروں کی پوجا کرنے والا ہے انسان‘ سورج اور چاند کا ùری ہے انسان۔ سانپوں اور چوہوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر مدد مانگنے والا ہے انسان‘ دولت کو لکشمی اور گائے کو ماں ìوالا ہے انسان۔

☆ فرقہ خوارج وہابیہ (. د اہلحدیث اور د - بند -ں) نے 1 کہ دَرجات اور مراتب میں سب مساوی اور چھوٹا بڑا ۂی ہے انسان‘ دِ -ار کے پیچھے اور "کے پیچھے کے حالات سے بے خبر ہے انسان‘ کل رُونما ہونے والے حالات سے ناواقف ہے انسان‘ بے اختیار ہے انسان‘ مر کر مٹی میں مٹی (نیست وَنابود) ہو جانے والا ہے انسان‘ بے بس اور لاچار ہے انسان‘ کسی چیز کا مالک 7 ہے انسان‘ بے یار و مددگار ہے انسان‘ نفع ونقصان پہونچانے کی صلاحیت سے محروم ہے انسان‘ جانوروں کے برابر علم والا ہے انسان‘ علم میں شیطان سے کمتر ہے انسان۔ **(نعوذ باللہ من ذٰلك)**

اور کسی (ڈارون) نے 1 ہے کہ لنگورزادہ (بندر کی نسل) ہے انسان۔

میں اس Ÿ میں کچھ 7 کہتا۔ اگر لنگور ترقی کر کے آدمی بن گیا تو اُس کی ترقی اب کیوں رُک گئی؟ دوسری بات میں یہ سوچتا ہوں کہ جب یہ سارے لنگور سو T گے اور سُنیں گے تو کہیں گے کہ ہم درخت پر ہی لٹک رہے •مگر ہماری اولاد چاند پر جا رہی ہے اور سورج کے شعاعوں کی hکر رہی ہے‘ مریخ کے اندر دا 4 ہو رہی ہے‘ فضاؤں میں تیر رہی ہے۔ لنگور 1خوش ہوں گے کہ ہم تو لٹک رہے • لیکن œں نے بڑی ترقی کی ہے......مگر جب فضاؤں میں تیرنے والا انسان‘ سمندر کا کلیجہ چیرنے والا انسان‘ عطارد و مشتری پر پہنچے والا انسان‘ چاند میں نشان جمانے والا انسان‘ جب وہ یہ سوچے گا کہ ہم تو راکٹ میں اُڑ رہے •اور ابّا جان لٹکے ہوئے •‘ تو اب انسان کا کیا حال ہوگا؟ اب اِنسانیت مسخ ہو جائے گی۔

انسان کا صحیح مقام :

اِنسان کے صحیح مقام کو اگر سمجھایا ہے تو قرآن نے سمجھایا ہے۔

خدا کا نائب و Ñ ہے انسان۔ **﴿اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً﴾** (البقرة/۳۰) میں زمین پر اپنا Ñ (نائب) ¯نے والا ہوں۔

﴿☆☆☆ محمد ہے انسان، احمد ہے انسان، محبوب ہے انسان، محمود ہے انسان، صاحبِ قرآن ہے انسان، معلم کتاب وحکمت ہے انسان، صاحب لولاک (مقصدِ ð کاÑت) ہے انسان، **عالمِ ماکان ومایکون** ہے انسان، اول المسلمین ہے انسان، صاحب مقامِ محمود ہے انسان، صاحب اEعة ہے انسان، نوشہ بزم جنت ہے انسان، صاحب حوضِ کوثر ہے انسان، مالک جنت ہے انسان، رحمۃ للعالمین ہے انسان، صاحب الوسیلہ ہے انسان، مالک دو جہاں ہے انسان، سیاہ لامکاں ہے انسان، صاحبِ قاب قوسین ہے انسان، سدرۃ المنتہیٰ سے گذر جانے والا ہے انسان، مالک ومختار ہے انسان، اوّل ہے انسان، آ y ہے انسان، مختار وماذون ہے انسان، اشرف المخلوقات ہے انسان، معظم ہے انسان، مکرم ہے انسان، رؤف ہے انسان، رحیم ہے انسان، براق کا سوار ہے انسان، براق کا مقدر ہے انسان، ہادی ہے انسان، دینِ حق کا علمبردار ہے انسان، دلیلِ الٰہی ہے انسان، نور مبین ہے انسان، صاحبِ حُسن وجمال ہے انسان، صاحبِ کمال ہے انسان، **داعیاً الی الله** ہے انسان، **سراجا منیرا** ہے انسان، معرفتِ الٰہی کا ذریعہ ہے انسان، عبد کامل ہے انسان، مسجود الملائکہ ہے انسان، اللہ کا کلیم ہے انسان، اللہ کا شاہد ہے انسان، اللہ کا صفی ہے انسان، اللہ کا خلیل ہے انسان، اللہ کا Ô ہے انسان، قدرت کا شاہکار ہے انسان، مظہرِ ذات ذوالجلال ہے انسان ......

...... وہ انسان ہے جن کے پاؤں کو جبریل امین نے بوسہ دیا۔

...... وہ انسان ہے جس کا سینہ شق ہوگیا ہے لیکن ایک قطرہ خون 7 نکلا۔

...... وہ انسان ہے جس نے اپنے ہاتھوں کی اُنگلیوں سے پانی کی 1 جاری کردی۔

...... وہ انسان ہے جسے آگ میں ڈالا گیا اور آگ U گئی۔

...... وہ انسان ہے جس کے آنے سے آتش کدہ ایران جو ہزاروں سال سے نز ک رہا تھا U گیا۔

...... وہ انسان ہے جو کہکشاں سے گزرتا چلا گیا۔

...... وہ انسان ہے جسے عرش کے اُوپر گامزن Ì دیکھا گیا۔

...... وہ انسان ہے جسے جانوروں نے سجدہ کیا۔

...... وہ انسان ہے جس نے پتھر پر عصا مار کر بارہ چشمے جاری کئے۔

...... وہ انسان ہے جس نے دریائے B عبور کیا تو دریا نے راستہ چھوڑ دیا۔

...... وہ انسان ہے جس کی نبوت کی گواہی اومیٔ د Ì تھی۔

...... وہ انسان ہے جس کے پاس اونٹ آ کر اپنے مالکوں کی شکایت کرتے تھے۔

...... وہ انسان ہے جس کے ہاتھ میں لوہا نرم ہو جاتا تھا۔

...... وہ انسان ہے جس کے ہاتھوں میں è -ں نے کلمہ پڑھ کے اُس کی نبوت کی شہادت دی۔

...... وہ انسان ہے جس کے لئے پرندے مسخر تھے۔

...... وہ انسان ہے جس کے لئے ہوائیں مسخر کی گئیں۔

...... وہ انسان ہے جس نے ایک رات کے تھوڑے حصے میں مسجد حرام سے لے کر لامکان کی سیر کر کے آ گیا۔

...... وہ انسان ہے جس کے ہاتھوں میں è -ں نے تسبیح پڑھا۔

...... وہ انسان ہے جس کے سامنے ثرید (کھانا) تسبیح Ì لگا۔

...... وہ انسان ہے جس کے پہونچنے پر اُحد پہاڑ فرطِ محبت سے جھومنے لگا۔

...... وہ انسان ہے جس نے پتھر پر جہاں قدم رکھ دیا تو اُس نے نشان لے لیا۔

...... وہ انسان ہے جس پر پتھر Ìصلوٰۃ وسلام پڑ k ہے۔

...... وہ انسان ہے جس کے اشارے پر درخت Ì چلتے ہوئے حاضر ہوتے •۔

...... وہ انسان ہے جس کی حفاظت کے لئے مکڑی نے جالا¯ دیا۔

...... وہ انسان ہے جس پر کبوتروں نے سایہ کیا۔

...... وہ انسان ہے جس کے لئے جنگل کا شیر سواری بن گیا۔

...... وہ انسان ہے جس سے چڑ -ں نے فریاد کی۔

...... وہ انسان ہے جس سے ہرنی نے ایفائے عہد کیا۔

...... وہ انسان ہے جس کا گدھا Ì احترام کرتا ہے۔

...... وہ انسان ہے جس کا خچر نے ¯م سمجھ لیا اور حکم مانا۔

...... وہ انسان ہے جس کے شوقِ دیدار میں جانور بے چین ر L تھا۔

...... وہ انسان ہے جس کی دُعا پر بادل جمع ہوتے •اور بارش ہوتی ہے۔

...... وہ انسان ہے جس کے حکم پر سورج Ìگیا۔

...... وہ انسان ہے جس کے لئے آسمان کے دروازے کھل گئے۔

...... وہ انسان ہے جس نے چاند کے دو ٹکڑے کئے۔

...... وہ انسان ہے جس کی زمین نے اطاعت کی۔

...... وہ انسان ہے جس کی زمین و آسمان پر حکومت ہے اور جس کے دو وزیر آسمان پر اور دو وزیر زمین پر •۔

...... وہ انسان ہے جس کا سارا جہاںZ ج ہے۔

...... وہ انسان ہے جس کا ادب واحترام ساری مخلوق (زمین میں چلنے والا ہر حیوان اور (فضاء میں) اپنے بازوؤں سے اُڑنے والا ہر پرندہ) کرتا ہے۔

...... وہ انسان ہے جس کا فعل رب تعالیٰ کا فعل ہے۔

...... وہ انسان ہے جس سے 3رب تعالیٰ سے 3 ہے۔

...... وہ انسان ہے جس کا ہاتھ رب تعالیٰ کا دَست قدرت ہے۔ ☆☆☆﴾

انسان صاحبِ عرش الٰہی ہے **قلب المومن عرش الله** مومن کا دِل عرش الٰہی ہے۔

آپ نے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ سُنا ہوگا کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ وہ سَر پر عرش الٰہی لے کر چل رہا ہے۔ وہ سوچنے لگا کہ چلو اس خواب کی تعبیر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ لیں۔ وہ بسطام کو گیا تو 1 بڑا اژدھام دیکھا۔ پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے 1 کہ حضرت بایزید کا وصال ہوگیا ہے اس لئے یہ مجمع ہے۔ یہ سُن کر 1ما -س ہوا کہ اب ÷ے خواب کی تعبیر کون بتلائے گا۔ وہ جنازہ میں شرکت کے لئے قریب جانے کی 1کوشش کی اور کسی طرح وہ جنازہ کے n ہوگئے اور وہ n nچل رہے •۔ جب ذَرا سُکون ہوا تو خواب کا خیال آیا کہ میں خواب دیکھا تھا کہ عرشِ الٰہی کو سر پر لے کر چل رہا ہوں۔ حضور اس کی تعبیر کیا ہے؟ اس پر غیبی ندا آئی کہ نادان یہی اس کی تعبیر ہے کہ بایزید کا سر تیرے سر پر ہے۔ **قلب المومن عرش الله** یہ خدا کی خاص تجلی گاہ ہے دِل۔

مقصدِ ð انسان :

انسان، اللہ تعالیٰ کا عبادت گذار بندہ ہے مگر عبادت کرنا تجارت 7کرنا۔ کوئی کہتا ہے کہ ہم جنت کے لئے عبادت کرتے •، اور کوئی سوچتا ہے کہ ہم جہنم سے بچنے کے لئے عبادت کرتے •۔ اُن سے پوچھو کہ تم عبادت کرتے ہو کہ تجارت کرتے ہو۔ حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر جنت و دوزخ نہ ¯تا تو کیا میں اس لائق 7تھا کہ ÷ی عبادت کی جاتی۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ﴾ (الذریات/۵۶)

اور میں نے 7 پیدا کیا جن اور انسان کو مگر عبادت کے لئے۔

حضرت را › yی رحمۃ اللہ علیہا ایک دفعہ ایک ہاتھ میں لکڑی اور پانی کی بالٹی لے کر h کہ اس بالٹی سے جہنم کو بجھا دوں اور اس لکڑی کو جلا کر جنت کو آگ لگا دوں تا کہ لوگ ÷ ے خدا کی رحمت کی لالچ اور جہنم کے خوف سے عبادت نہ کر ,۔

☆☆ عالمِ اکبر …… عالمِ اصغر

زمین و آسمان کی تمام کاÑت نباتات و جمادات وحیوانات غرض ہر ہر چیز خداوند قدوس کے وجود و ہستی کی کھلی ہوئی نشانی اور روشن دلیل ہے۔ ہاں مگر شرط یہ ہے کہ انسان عقل کی روشنی میں فہم و تدبر کے ساتھ کاÑت عالم پر نظر ڈالے۔ یہی وz ہے کہ رب العالمین نے کہیں **لقوم یعقلون** فرمایا اور کہیں **لاولی الالباب** فرمایا یعنی زمین و آسمان میں خدا کے وجود کی نشاEں کو دیکھ لینا یہ صرف عقل و سمجھ والوں ہی کا حصہ ہے اور اس دولت لازوال سے صرف وہی لوگ مالا مال ہو سکتے • جو اپنی عقلوں کو غور و فکر اور فہم و تدبر کے ساتھ اE ل کرتے • یہی وz ہے کہ پروردگار عالم جل جلالہ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ ﴿**وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ**﴾ (-سف/۱۰۵) یعنی زمین و آسمان میں خدا کے وجود کی بے شمار ایسی نشانیاں • کہ لوگ ان نشاEں کے پاس سے گزرتے • لیکن ان نشاEں سے منہ موڑے ہوئے چلے جاتے • اور عقل کی روشنی میں نور بصیرت سے ان آیات بینات کو 7 دیکھتے۔

خداوند عالم نے ایک دوسری آیت میں Ä کریمانہ انداز تخاطب کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ ﴿**سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ**﴾ (۵۳/3) یعنی آسمان و زمین کے کناروں میں اور خود ان کی ذاتوں میں ہم اپنی نشانیاں لوگوں کو دکھائیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر ہو جائے۔

ہرانسان کی ذات میں خدا کے وجود اوراس کے عجائبات قدرت کی ان گنت نشانیاں موجود • ۔ انسان اس قدر غافل اور اپنی ^تی خواہشات میں اتنا منہمک ہے کہ خداوند قدوس کی ان آیات بینات اور روشن دلیلوں سے منہ موڑے ہوئے ہے اور آفتاب وما L ب سے زیادہ تا ـــ ک ولائل توحید سے آنکھ بند کئے ہوئے ہے۔

انسان کیا ہے؟ مولائے کاÑت شیر خدا علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے | انسانی کی نقاب ¤ ئی فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: **اتحسب انك جرم صيغر ' وفيك انطوى العالم الاكبر** یعنی اے انسان کیا تیرا خیال ہے کہ تو ایک چھوٹا سا جسم ہے۔ اے غافل ونادان' تیرے اندر تو ایک 1 بڑا عالم سمٹا ہوا ہے۔

یہ آسمان وزمین کا عالم' یہ نباتات وجمادات وحیوانات کی دُنیا' یہ تو عالم اکبر یعنی ایک بڑی دُنیا ہے اور انسان عالم اصغر یعنی چھوٹی دُنیا ہے اسی لئے خالق کاÑت کا فرمان ہے کہ ﴿ **سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِىْٓ اَنْفُسِهِمْ** ﴾ (3/۵۳) یعنی وجود باری تعالیٰ کی نشانیاں عالم اکبر میں Ì • جو زمین وآسمان کے اس کنارے سے اس کنارے تک بکھری اور پھیلی ہوئی • اور خداوند قدوس کے شواہد قدرت ودلائلِ وجودٗ عالم اصغر میں Ì • یعنی انسان کے جسم میں سر کے بالوں سے لے کر پاؤں کے ناخنوں تک ایک ایک بوٹی' ایک ایک ذرّے ایک ایک رُونگٹے اور بال بال میں خداوند عالم یزل ولایزال کے بے مثل وبے مثال شواہد ودلائل موجود • ۔ پھر اے انسان تمہیں کیا ہوگیا ہے تم نہ عالم اکبر کی نشاEں کو دیکھتے ہوٗ نہ عالم اصغر کی روشن دلیلوں پر نظر ڈالتے ہوٗ اگر تم زمین وآسمان کی نشاEں کو 7 دیکھتے تو کم از کم اپنے وجود وہستی اپنے جسم وجان ہی کی نشاEں میں غور وفکر کے ساتھ نظر ڈالو اور خدا کے وجود وتوحید اور اس کی قدرت وحکمت پر ایمان لاؤ۔ قرآن مجید کی مقدس آ Ìں نے بار بار عقل انسانی کو f ڑ کر متنبہ کیا اور C یا کہ اے نادان انسان ﴿ **كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ**

بِـالـلّٰـهِ وَكُـنْـتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴾
(البقرۃ/ ۲۸) یعنی اے انسان بھلا کس طرح تم اللہ تعالیٰ کا انکار کر سکتے ہو حالانکہ اس نے تم کو ایک بے جان نطفے سے جان دار انسان — یا پھر ہ تمہیں موت دے گا پھر موت کے ^وہ دوبارہ تمہیں زندگی • گا پھر تم اس کے دربار میں دوبارہ حاضر کئے جاؤ گے۔

انسان کی ذات ایک عالم اصغر ہے اور انسان اگر اپنے وجود و ہستی کو غور و فکر کی نظر سے دیکھ لے تو اس کو اپنی ذات میں اس قدر عجائب ت قدرت‘ وشواہد وحدانیت نظر آئیں گے کہ یقیناً اس پر معرفت الٰہی کا دروازہ کھل جائے گا۔ اسی لئے حضور سرور عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ **من عرف نفسه فقد عرف ربه** یعنی جس نے اپنی ذات کو پہچان لیا در | اس نے اپنے خدا کو پہچان لیا۔ کیونکہ انسان کی ذات میں خداوند قدوس کی معرفت کی ایسی ایسی نشانیاں اور روش د P • کہ جس طرح انسان چمکتی ہوئی تیز دھوپ کو دیکھ کر سورج کے وجود کا اقرار کرنے پر مجبور ہے اسی طرح انسان اپنی ذات میں لاتعداد آیات بینات اور بے شمار شواہد قدرت کا مشاہدہ کرنے کے ^خالق کاÑت کے وجود کا اعتراف کرنے پر مجبور ہے۔

انسان کے جسم میں زمین وآسمان کی تمام کاÑت کے% نے موجود • مثلاً انسان کے بال یہ عالم نباتات یعنی درختوں اور گھاسوں کا% نہ •۔ انسان کے سر کی — وٹ پہاڑوں اور پہاڑوں کی کھاڑ -ں کا منظر •۔ آنکھیں چشموں کی روانی اور آنکھوں کی چمک میں ستاروں کی جگمگاہٹ کی عکاسی ہے۔ -ں ہی انسان کا چکنا بدن زمین کے ہموار صحراؤں اور ریگستانوں کا خاکہ پیش کر رہا ہے۔ المختصر انسان کے جسم کی — وٹ میں عالم اکبر یعنی زمین وآسمان کی مخلوقات کے تمام % نے موجود •۔۔ لہذا اگر انسان اپنے انھیں اعضاء‘ اپنی کھال‘ رگوں‘ [ں‘ گوشت‘ ہڈ -ں کی ساخت اور ہر عضو میں ’ہوئی طاقتوں‘ قوتوں اور ان کے

Đ وغریب نظام عمل، ان کے اعتدال، ان کی یکسانی، ان کے کمال، ان کے حسن و جمال پر ایک لمحہ کے لئے Ì عبرت کی نگاہ ڈالے اور فہم و تدبر سے کام لے تو نہ صرف انسان کی زبان بلکہ اس کے جسم کا رونگٹا رونگٹا اور بدن کا بال بال پکار اٹھے گا کہ **فتبارك الله احسن الخالقين** ۔ یعنی ^{1} ہی برکت والا ہے تمام مخلوقات کا بہتر + خالق جس کا نام **الله** ہے۔ ☆☆☆﴾

انسان عالمِ اصغر ہے : انسان کا ^{1} اونچا مقام ہے اور یہ انسان عالم اصغر ہے اسی انسان کے جسم کے اندر عرش Ì ہے، کرسی Ì ہے، آسمان Ì ہے، زمین Ì ہے پہاڑ Ì ہے، سب ہی چیز , •۔ دیکھو جہاں تک تمہاری نظر پہنچتی ہے وہ سب تمہارے نزدیک موجود ہے۔ تم نے دریا دیکھا ہے، اور یہ رگوں کے اندر خون یہ دریا ہے۔ تم نے سخت پہاڑوں کو دیکھا ہے، یہ ہڈیاں، پہاڑ , ۔ تم نے دلدل والی زمین د@ ہے، یہ گوشت ہے۔ تم نے بادشاہ د A ہوں گے، سر بادشاہ ہے۔ آنکھ، کان، زبان یہ سب جاسوس •۔ یہ سب د A، سُنے اور پہنچائے۔ ہاتھ اور سپاہی •۔ پیر دوڑے، ہاتھ کام کئے۔ آنکھ سب دیکھ رہی ہے۔ اور یہ سَر کے بال جنگل •۔ دیکھو جنگل میں کوئی جانور Ì ہے یا نہں۔

انسان عالم صغیر کا% نہ ہے۔ جب خدا نے سارے عالم کو سمیٹ لیا تو انسان بن گیا اور انسان کو پھیلا دیا تو کاÑت بن گئی۔

﴾☆☆ انسان احسن الخلق اور اکمل الخلق ہے :

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿**لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ**﴾ (التین/۴) ہم نے انسان کو ^{1} خو Z رت سانچے میں ڈھالا ہے، بے شک ہم نے انسان کو بہتر + ساخت میں پیدا کیا۔ صوری اور معنوی ا ± ر سے یہ اَحسن الخلق اور اَکمل الخلق ہے۔

انسان کو احسن تقو * کے لقب سے سرفراز کیا گیا کہ ہم نے انسان کی آ فرینش اس انداز سے کی ہے کہ صوری اور معنوی ا ± رسے یہ احسن الخلق اور اکمل الخلق ہے انسانی Ñ کا تصور جو قرآن کر * نے پیش کیا ہے دُنیا کا کوئی فلسفی' نفسیات کا کوئی ماہر' عمرانیات کا کوئی اُستاذ' ¢ت کا کوئی معلم اس کی گردِ راہ کو Ì 7 پہنچ سکتا۔ قرآن نے عظمتِ انسان کا جو نظریہ پیش کیا ہے جب اس کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو باقی سب مُدعیانِ دانش نادان بچوں کی طرح ٹامک ٹو× ں ہارتے نظر آتے •۔

﴿لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ﴾ بیشک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (عقل وشکل کے ا ± رسے) بہتر + اعتدال پر۔ یعنی ہم نے انسان کو شکل وصورت' قد وقامت' عقل وذ 6قوتوں' قلبی ورُوحانی بہتر + صلاحیتوں سے متصف کر کے پیدا فرمایا ہے۔

ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے 1 کہ اللہ تعالیٰ کی کوئی مخلوق انسان سے زیادہ حسین 7 ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان میں علم' قدرت' ارادہ کرنے' باتیں کرنے' سُننے' دیکھنے' تد Û کرنے اور حکمت کی صلاحیت رکھی اور یہ تمام رب تبارک وتعالیٰ کی صفات •۔ گویا انسان' اللہ تعالیٰ کی صفات کا **1** ہے۔ حدیث میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ Òن کرتے • کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **ان اللہ خلق آدم علی صورتہ** بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔

علماء نے Òن کیا ہے کہ اس حدیث میں صورت بہ معنیٰ صفت ہے' کیونکہ اللہ تعالیٰ صورت کے معروف معنیٰ سے پاک ہے اور کوئی چیز اللہ کی مثل 7 ہے' انسان عالم صغیر ہے اور عالم کبیر کی ہر نشانی اس عالم صغیر میں موجود ہے۔

انسان کی قامتِ راست اور اعضاء کی ساخت Ì بے نظیر ہے۔ ہر جانور اپنی خوراک حاصل کرنے کے لیے اپنا سر زمین پر جھکاتا ہے لیکن انسان کو اس کے لئے سر جھکانا 7 پڑتا بلکہ اس کے ہاتھ لقمہ اُٹھا کر منہ میں ڈال لیتے • (انسان اپنے ہاتھوں سے

کھانے کی چیز پکڑ کر منہ میں لے جاتا ہے' منہ کو کھانے کی چیز کی طرف 7 جھکاتا)۔ انسان کے جس پہلو کو دیدۂ حق بین سے دیکھا جائے بے ساختہ **فتبارك الله احسن الخالقين** کا نعرہ— ہونے لگتا ہے۔

علامہ قرطبی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ عیسیٰ بن موسیٰ ہاشمی کی اپنی çی کے ساتھ شدید محبت تھی۔ ایک دن اُس نے çی سے 1 **انت طالق ثلاثا ان لم تكونى احسن من القمر** اگر تو چاند سے زیادہ خو Zرت نہ ہو تو Nتین طلاقیں۔ اس نے جب اپنے خاوند کی زبان سے یہ الفاظ سُنے تو اُٹھ کھڑی ہوئی اور عیسیٰ سے پردہ کرلیا اور 1 کہ تو نے مجھے طلاق دے دی ہے۔ اب ہمارا ازدواجی تعلق منقطع ہو گیا۔ عیسیٰ نے بڑی Â سے رات بسر کی۔ صبح سویرے Ñمنصور کے پاس پہنچا اور اُسے اس واقعہ کی اطلاع دی اور بڑی گھبراہٹ اور ندامت کا اظہار کیا۔ Ñ نے فقہاء کو اپنے دربار میں بُلایا اور اُن سے فتویٰ پوچھا۔ æفقہاء حاضر تھے سب نے 1 کہ طلاق واقع ہوگئی لیکن سیدنا امام المحدثین امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں سے ایک شخص خاموش بیٹھا رہا۔ منصور نے پوچھا؟ آپ کیوں چُپ • کیوں کوئی بات 7 کرتے؟ وہ شخص ٱلگا: ﴿لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ﴾ اے ا ÷المؤمنین ! اس ارشادِ الٰہی کے مطابق انسان سب چیزوں سے زیادہ حسین ہے اور کوئی چیز اس سے زیادہ حسین 7 ہے۔ منصور نے عیسیٰ بن موسیٰ سے 1 کہ اس شخص نے جو 1 ہے دُرست 1 ہے۔ تم اپنی çی کے ساتھ رہ سکتے ہو اور اس کی çی کو ٱکہلا بھیجا کہ طلاق واقع 7 ہوئی۔ اس لئے اسے چا ' کہ اپنے خاوند کے گھر آ جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ انسان باطن اور ظاہر میں' صورت کے جمال میں' —وٹ کی قُدرت میں اللہ تعالیٰ کی ساری مخلوق سے زیادہ حسین وجمیل ہے۔

اگر انسان کو بنظرِ غائر دیکھا جائے تو یہ | روزِ روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ صوری اور معنوی حُسن و کمال میں کوئی چیز Ì انسان کی ہمسری کا دعویٰ 7 کرسکتی۔ گراں 7 حیوان، زور آور جانور، درندے، پرندے، ہوائی اور آبی مخلوقات، سب کی سب انسان کے سامنے سر افگندہ ہے اور اس کے حکم سے سرتابی کی جرأت 7 کرسکتی۔ قوی ہاتھی سے ایک کمزور آدمی جس طرح چاL ہے کام لیتا ہے۔ چھ سات سال کا ^ا ونٹوں کی ایک قطار کو جدھر چاL ہے لے کر چلا جاتا ہے۔ شوخ و شنگ برق رفتار گھوڑے پر جب انسان سوار ہوتا ہے تو وہ اس کی مرضی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ عقل، فکر و نظر، قیاس و استنباط کی جو بے نظیر قوتیں اسے Œ گئی • کاÑت کی کوئی چیز اس کی برابری 7 کرسکتی۔ اس کے علم و عرفان کی رفعتوں کا تو یہ حال ہے کہ نوری فرشتے Ì اس کو سجدہ کرتے •۔

اللہ رے مشتِ خاکی، یہ وسعت امکاں لے ڈوبے
انساں خدا خانے کیا ہو، اگر واقفِ انساں ہو جائے
اگر گھٹے تو بس ایک مشتِ خاک ہے انساں
بڑھے تو وسعتِ کونین میں سما نہ سکے

وَاٰخِرُ دَعْوٰنا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعالَمِیْن
وَصَل اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلیٰ خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمّدٍ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْن